

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ بنام مصری فوت ہوا جس نے وارث چھوڑے۔ چھ بیٹے سائیں بخش، جان محمد، سخر، کمال، رستم علی، عادل اور تین بیٹیاں، مصری خان کی ملکیت مشترک تھی۔ عارضی طور پر سب بیٹوں کو تھوڑا تھوڑا کر کے تقسیم کیا ہوا تھا۔ اس میں سے اور بھی کافی ملکیت بنی جو کہ سائیں بخش کے کنٹرول اور نجبانی میں تھی دوسروں کو ملکیت نہیں تقسیم کی تھی کہ خود فوت ہو گیا۔ اب سائیں بخش کے بیٹے باقی چچا زاد بھائیوں کو ملکیت نہیں دے رہے وضاحت کریں کہ شریعت محمدی کے مطابق اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہوا ہے کہ سب سے پہلے فوت ہونے والے کی ملکیت میں سے کفن دفن کا خرچہ نکالا جائے اس کے بعد اگر قرض ہے تو اسے ادا کیا جائے اس کے بعد باقی ملکیت منتقل خواہ غیر منتقل کو ایک روپیہ قرار دے کر وارثوں میں اس طرح تقسیم کی جائے گی۔

فوت ہونے والا مصری خان ملکیت 1 روپیہ

وارث: 6 بیٹے اور 3 بیٹیاں، کل ملکیت کے 15 حصے کر کے ہر بیٹے کو دو اور ہر بیٹی کو ایک حصہ دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: لَذِكْرِ مِثْلِ الْاُنْثٰی... النساء

جدید طریقہ تقسیم برائے اعشاری نظام

کل ملکیت 100

6 بیٹے 79.999 فی کس 13.333

3 بیٹیاں 19.999 فی کس 6.666

حد ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ راشدیہ](#)

صفحہ نمبر 636

محدث فتویٰ